زندگی گزارنے کے آداب

ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

خصال

شیخ الصدوق رح

5

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
We Provide The Standard
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

روایت بیان کی، کہا: محمد ابن احمد ابن یحییٰ نے حسن ابن علی کوفی کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے عباس ابن عامر سے، اس نے احمد ابن ارزق (ایک نسخہ میں رزین ہے) سے، اس نے یحییٰ ابن ابوعلا سے، اس نے جابرؒ سے نقل کیا کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ایک بندہ جہنم میں ستر خریف تک قیام کرے گا جبکہ ایک خریف ستر سال کا ہے؛ اس کے بعد وہ اللہ عزوجل کو محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ کا واسطہ دے کر درخواست کرے گا کہ تو مجھ پر رحم کر تو اللہ عزوجل جبرئیلؑ کو وحی کرے گا کہ میرے اس بندہ کے پاس جاؤ اور اس کو باہر نکال لاؤ، جبرئیلؑ کہیں گے: "اے میرے پروردگار، میں آگ میں کیسے اُتروں گا؟!" اللہ فرمائے گا: "میں نے آگ کو یہ حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے سرد اور سلامتی والی بن جائے" جبرئیلؑ کہیں گے: "مجھے اس جگہ کا علم نہیں ہے!" اللہ کہے گا: "وہ تحیین کے ایک کنویں میں ہے!" امامؑ نے فرمایا: پس جبرئیلؑ آگ میں جائیں گے جبکہ اُنہوں نے اپنے چہرے پر کچھ باندھ رکھا ہوگا اور اس طرح اسے باہر نکال لائیں گے تو اللہ تعالیٰ کہے گا: "اے میرے بندہ، تم کتنے عرصہ آگ میں رہے کہ مجھے قسم و واسطہ دینے لگے" وہ کہے گا: "میں نے شمار نہیں کیا اے میرے پروردگار!" اللہ کہے گا: "میری عزت کی قسم اگر تم یہ واسطہ دے کر درخواست نہ کرتے تو تم اب بھی آگ ہی میں جل رہے ہوتے مگر میں نے یہ اپنے آپ پر لازم قرار دے دیا ہے کہ جو کوئی بھی محمدؐ و آلِ محمدؑ کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کرے گا میں اسے اپنے اور اس کے بیچ گناہوں کو بخش دوں گا، لہٰذا آج میں نے تمہیں بھی معاف کر دیا"۔

﴿۲۹﴾ **اُمت محمدی بہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی:** ابواحمد محمد ابن جعفر بندار شافعی نے فرغانہ میں ہم سے روایت بیان کی، کہا: مجاہد ابن اعین نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن فضل نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابن لہیعہ نے سعید ابن ابوہلال کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے انس ابن مالک کے ذریعہ نقل کیا کہ رسول خداؐ نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ تک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے کہ ان میں سے ستر فرقے ہلاک ہو گئے اور ایک فرقہ نجات پائے گا جبکہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی کہ ان میں سے اکہتر فرقے ہلاک ہو جائیں گے اور ایک فرقہ نجات پائے گا!

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ، وہ کون سا فرقہ ہے؟!

آپؐ نے فرمایا: جماعت جماعت جماعت۔

مؤلفِ کتاب فرماتے ہیں: جماعت اہل حق ہیں خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ نبیؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا "اکیلا مؤمن (بھی) حجت ہے اور اکیلا مؤمن ہی جماعت ہے!"

﴿۳۰﴾ **جنھوں نے یہ روایت بیان کی کہ اُمت محمدی تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی:** احمد ابن محمد ابن ہیثم عجلی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابوالعباس احمد ابن یحییٰ ابن زکریا قطان نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: بکر ابن عبداللہ ابن حبیب نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: تمیم ابن بہلول نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابومعاویہ نے سلیمان ابن مہران کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؑ سے، انہوں نے اپنے جدّ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام حسینؑ سے، انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا کہ میں نے رسول خداؐ کو یہ فرماتے سُنا: حضرت موسیٰؑ کے بعد ان کی امت اکہتر فرقوں میں بٹ گئی کہ ان میں سے (صرف) ایک فرقہ نجات یافتہ ہے جبکہ ستر جہنم رسید ہوں گے؛ امت عیسیٰؑ ان کے بعد بہتر فرقوں میں بٹ گئی کہ ان میں سے (صرف) ایک فرقہ نجات یافتہ ہے جبکہ (باقی) اکہتر جہنم واصل ہوں گے اور میرے بعد میری امت میرے بعد تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی کہ ان میں سے

ایک فرقہ نجات یافتہ ہے جبکہ ان میں سے بہتر فرقے جہنم میں ہوں گے۔

﴿۳۱﴾ **عورتوں کے بہتّر آداب اور عورتوں اور مردوں کے احکام میں فرق:** احمد ابن حسن قطّان نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: حسن ابن عسکری نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابوعبداللہ محمد ابن زکریا بصری نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: جعفر ابن محمد ابن عمارہ نے اپنے والد کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے جابر ابن یزید جعفیؒ سے نقل کیا کہ میں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے سُنا: عورتوں پر اذان، اِقامت، نماز جمعہ، نماز جماعت، مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، تلبیہ کا بلند آواز میں کہنا، صفا و مروہ کے درمیان ہرولہ کرنا، حجر اسود کو بوسہ دینا، کعبہ میں داخل ہونا اور سر منڈوانا فرض نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے بالوں کو تراشے گی۔

عورت قضاوت نہیں کرے گی، امیر نہیں بنے گی، اس سے مشورہ نہیں لیا جائے گا، بغیر مجبوری کے قربانی نہیں کرے گی۔

وضو کی ابتدا کہنی کے اندرونی حصہ سے کرے گی اور پاؤں کو اس کے ظاہری حصہ سے، وہ مردوں کی طرح مسح نہیں کرے گی بلکہ اسے چاہئے کہ فجر اور مغرب کی نماز میں سر کے مسح کی جگہ سے نقاب ہٹالے جبکہ باقی نمازوں میں اسی پر مسح کرے بایں معنٰی کہ اپنی ایک انگلی اندر ڈالے گی اور نقاب ہٹائے بغیر سر کا مسح کرلے، جب نماز میں قیام کرے تو اپنے دونوں پیروں کو ملادے، اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے، رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور جب سجدہ کرنا چاہے تو بیٹھ جائے، سجدہ میں زمین سے چمٹ جائے، جب سجدہ سے سر اُٹھائے تو (پہلے سیدھی) بیٹھے اور اس کے بعد قیام کے لئے کھڑی ہو، جب تشہد کے لئے بیٹھے تو اپنی دونوں ٹانگیں اوپر کرکے دونوں رانوں کو ملادے، جب تسبیح کرے تو اپنی انگلیوں کے پوروں کے ذریعہ شمار کرے کیونکہ ان سے باز پرس ہوگی، جب عورت کو کوئی حاجت ہو تو اپنے گھر کی چھت پر جاکر وہاں دو رکعت نماز پڑھ کر اپنا سر آسمان کی جانب بلند کرے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اللہ اس کی دُعا قبول کرے گا اور اسے مایوس نہیں کرے گا۔

سفر کے دوران اس پر غسل جمعہ نہیں جبکہ حضر میں اس کا ترک کرنا اس کے لئے جائز نہیں، حدود کے کسی اَمر میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں ہے اور نہ ہی طلاق، رؤیت ہلال میں ان کی گواہی جائز ہے البتہ ان کی گواہی ان امور میں جائز ہے جنہیں مرد نہیں دیکھ سکتے۔

عورتوں کو بیچ راہ سے نہیں گزرنا چاہئے بلکہ انہیں چاہئے کہ کناروں پر چلیں، ان کے لئے بالا خانہ میں آنا جائز نہیں۔

انہیں تحریر کرنا نہیں سکھانا چاہئے، اُون کاتنا اور سورۂ نُور کی تعلیم لینا ان کے لئے مستحب ہے جبکہ مکروہ ہے کہ وہ سورۂ یوسف کی تعلیم لیں۔

اگر عورت مرتد ہو کر اسلام کے دائرہ سے خارج ہوجائے تو اس کو توبہ کروائی جائے گی کہ اگر وہ توبہ کرلے (تو بہتر) ورنہ اسے ہمیشہ کے لئے قید خانہ میں ڈال دیا جائے گا لیکن اس کو قتل نہیں کیا جائے گا جیسے کہ مرتد ہونے والے مردوں کو قتل کیا جاتا ہے؛ البتہ ایسی عورت سے سخت خدمت لینی چاہئے اور اسے کھانے پینے سے باز رکھنا چاہئے مگر یہ کہ جو اس کے زندہ رہنے کے لئے کافی ہو۔ نیز اسے ناگوار کھانا دیا جائے اور موٹے اور کھردرے کپڑے پہننے کو دیئے جائیں۔

نماز اور روزہ کے لئے عورت کو مارنا چاہئے، عورتوں پر جزیہ نہیں ہے، جب بچہ جننے کا وقت آجائے تو اس کمرہ سے تمام عورتوں کو باہر نکال دینا واجب ہے تاکہ سب سے پہلے شرمگاہ پر اُن کی نظر نہ چلی جائے۔

حائضہ اور مجنب عورت کے لئے میت کی تلقین کے موقع پر حاضر رہنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان دونوں سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے نیز ان دونوں کے لئے میت کو قبر میں اُتارنا جائز نہیں ہے۔